مغربی بنگال

کلکتہ

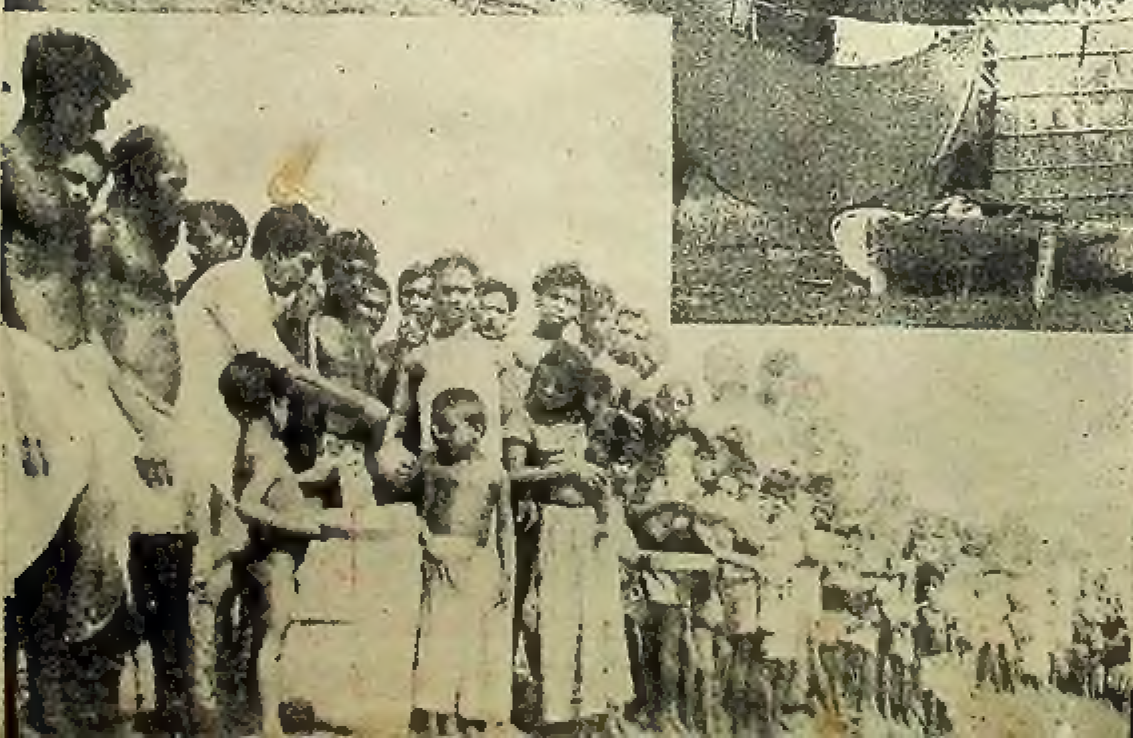




مغربی بنگال میں سیلاب زدگان
کی امداد







یکم اکتوبر ۱۹۵۹ء



مغربی بنگال کے سیلاب زدگان



شرح خریداری
سالانہ:۔
۳ - روپے
قیمت فی پرچہ:۔
۱۲ - پیسے

پندرہ روزہ

مغربی بنگال

کلکتہ

مدیر اعلیٰ:۔
ایس۔ کے۔ سین گپتا

مدیر معاون:
محمد اعظم

جلد ۲۶ | یکم اکتوبر ۱۹۷۸ء مطابق ۹ آشون شک سمبت ۱۹۰۰ | شمارہ ۱۱

بے ایمان تاجروں کے خلاف سخت کارروائی کی جائیگی (باسو) وزیراعلیٰ

عوام منافع خور بیوپاریوں کے خلاف محاذ بنائیں (داس گپتا)

۲۹ ستمبر کو مغربی بنگال کے وزیر اعلیٰ شری جیوتی باسو نے اپنی نشری تقریر میں تاجروں کو وارننگ دی ہے کہ زبردست بارش اور سیلاب سے متاثر ہونے والے ریاست کے عوام کی مصیبتوں سے فائدہ نہ اٹھائیں اور منافع خوری کے لئے ضروری اشیاء کی قیمتیں نہ بڑھائیں۔ انھوں نے اپنی تقریر میں کہا کہ میں حکومت اور عوام کی طرف سے یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ یہ حرکت برداشت نہیں کی جائیگی اور ہم ایسا ہونے نہیں دیں گے اگر ضرورت پڑے تو ایسے بے ایمان تاجروں کے خلاف سخت ترین کارروائی کرنے سے بھی حکومت نہیں ہچکچائے گی۔

انہوں نے کہا کہ بے حساب بارش اور سیلاب نے زندگی کو مفلوج کرکے رکھ دیا ہے اور ریاست کے عوام سخت مصیبتوں میں مبتلا ہوگئے ہیں حکومت رضاکار تنظیموں سے مل کر ریلیف اور بچاؤ کے کام کر رہی ہے لیکن اس کے باوجود اب بھی بے شمار سیلاب زدہ عورتیں اور بچے رہائش اور خوراک کے محتاج ہیں۔ ٹرانسپورٹ اور مواصلات ٹھپ ہیں۔ کلکتہ میں زندگی کی عام سرگرمیاں بے جان ہیں اگر ان حالات میں چند بے ایمان تاجر ضروری اشیاء کی قیمتیں بڑھا رہے ہیں تو یہ بڑی تشویش کی بات ہے۔ ہمیں ہر طرف سے ایسی خبریں مل رہی ہیں عوام سے درخواست ہے کہ وہ بھی اس سلسلے میں ہوشیار رہیں۔

مغربی بنگال کے وزیر خوراک شری سدھین کمار نے اپنی اپیل میں تاجروں سے اس بات کی وضاحت کردی کہ اگر کسی بھی بہانے انہوں نے ضروری چیزوں کی قیمتیں بڑھائیں تو پھر حکومت ان کے خلاف سخت کارروائی کرے گی۔ انہوں نے کہا کہ گوداموں میں اتنی ضروری چیزیں ہیں کہ ایک ماہ کے لئے عوام کو کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوسکتی۔ لہٰذا تاجر حالات سے ناجائز فائدہ نہ اٹھائیں اور ٹرانسپورٹ کی معطلی کی وجہ سے استحصال نہ کریں۔

مغربی بنگال علاوہ بائیں محاذ کے چیئرمین شری پرمود داس گپتا نے اپنے ایک بیان میں عوام سے کہا ہے کہ جو تاجر حالات سے ناجائز فائدہ اٹھا کر چاول، دال، آلو وغیرہ

باقی ص ۸ پر

مغربی بنگال میں سیلاب سے نقصانات کی تفصیل

جون تا اگست ۷۸ء کے عرصے کے دوران اضلاع مرشد آباد، مالدہ، جلپائی گوڑی، ندیا اور ہوڑہ میں سیلاب آیا۔ ان میں سے اضلاع مرشد آباد اور مالدہ بہت بڑی طرح متاثر ہوئے۔ ان ضلعوں میں ۷،۶۵ مربع میل پر مشتمل علاقے سیلاب کی وجہ سے زیر آب ہو گئے اور ۱۱ لاکھ سے زیادہ افراد سیلاب سے دوچار ہوئے۔ تقریباً ۷۰ ہزار مکانات منہدم ہو گئے یا انہیں کافی نقصان پہونچا۔ ۵۶/۴۴۱۱ لاکھ روپے کی مالیت کی کھڑی فصلیں برباد ہو گئیں۔ صرف اضلاع مرشد آباد اور مالدہ میں ۱۰،۴۳ لاکھ افراد سیلاب سے بڑی طرح متاثر ہوئے۔ سیلاب زدگان کی امداد کیلئے ان ضلعوں میں وسیع پیمانے پر امدادی اقدامات کئے گئے۔ متاثر لوگوں کو بے استحقاق امداد دی گئی، رضاکارانہ تنظیموں کی طرف سے پکا ہوا کھانا دیا گیا، نیز ان کے درمیان بلدیات، ترپال، دودھ پاؤڈر وغیرہ تقسیم کئے گئے۔ ان ضلعوں میں اب بھی وسیع پیمانے پر امدادی کام جاری ہے۔

سیلاب زدہ علاقوں اور سیلاب زدگان کی پریشانیوں کا معائنہ کرنے کے لئے حکومت ہند کی متعلقہ وزارت کے افسروں پر مشتمل ایک معائنہ ٹیم اس ریاست میں بھیجی گئی، ستمبر ۷۸ء کو آئی۔ ریاستی حکومت کے حکام کے ساتھ بات چیت کے دوران اس ٹیم کو بتایا گیا کہ سیلاب زدگان کی امداد اور بحالی کیلئے ریاست کو ۹۹۳،۸۲،۱ لاکھ روپے اور ۲۹ ہزار میٹرک ٹن اناج کی ضرورت ہے۔

مرکزی ٹیم کی روانگی سے قبل ہی بہت زیادہ بارش اور بندوں سے پانی چھوڑنے کی وجہ سے اضلاع مدناپور، ہگلی، بانکوڑا، ہوڑہ، ندیا، بردوان، بیربھوم اور پرولیا ضلع کے چند علاقوں میں بہت زبردست سیلاب آیا۔ ان میں سے چھ اضلاع پہلی بار سیلاب سے دوچار ہوئے، اور چار ضلعوں میں اس سال دوسری بار سیلاب آیا۔ سیلاب سے سب سے زیادہ تباہی ضلع مدناپور میں ہوئی۔ شدت اور مدت کے لحاظ سے مدناپور میں سب سے زبردست سیلاب آیا۔ اس ضلع کے چھوٹے چھوٹے بندوں میں شگاف پیدا ہو جانے کی وجہ سے ان علاقوں میں بھی سیلاب آ گیا جہاں پہلے کبھی بھی سیلاب نہیں آیا۔ جھاڑ گرام سب ڈویژن میں کئی تھانوں کے علاقے سیلاب کی زد میں آ گئے۔ کنگسابتی بند میں شگاف پڑنے کی وجہ سے مدناپور شہر کے بہت سارے علاقے زیر آب ہو گئے۔ مدناپور شہر کا دیگر علاقوں سے رابطہ کئی دنوں تک منقطع رہا۔ قومی شاہراہ نمبر ۶ میں جگہ جگہ سیلاب کا پانی بھر گیا۔ اس کی وجہ سے تین چار دنوں تک اس سڑک میں گاڑیوں کی آمد و رفت بند رہی۔ کئی جگہوں میں سیلاب کی وجہ سے ریل کی لائنیں تہہ آب ہو گئیں، اس کی وجہ سے کئی دنوں تک ریل کی آمد و رفت بھی بند رہی۔ ضلع مدناپور کے گھاٹال اور تملک سب ڈویژنوں کے تمام بندوں میں شگاف پیدا ہو گئے ہیں۔ ان سب ڈویژنوں کے بہت سارے علاقے سیلاب میں اس طرح گھر گئے کہ کئی دنوں تک ان علاقوں تک باہر سے پہونچنا مشکل ہو گیا۔ تملک سب ڈویژن کے موئنا تھانے کے وسیع علاقے اب بھی زیر آب ہیں۔ ہزاروں لوگ بندوں کے کنارے کھلے آسمان کے نیچے پڑے ہوئے دن گزار رہے ہیں۔

ضلع ہگلی میں ڈی۔ وی۔ سی کے پانی کے چھوڑنے سے منڈیشری اور دوار کیشور ندیوں میں زبردست سیلاب آ گیا اور اس کی وجہ سے آرام باغ سب ڈویژن کے تمام علاقے سیلاب کی زد میں آ گئے۔ یہاں تک کہ آرام باغ شہر میں ۵ فٹ گہرا پانی جمع ہو گیا۔

۲۸ اگست ۷۸ء کو بہت زیادہ بارش ہونے اور

کنگسابتی بند سے پانی چھوڑنے کی وجہ سے ضلع بانکوڑہ سے بہنے والی دارکیشور ندی اور اس کی معاون ندیوں میں زبردست سیلاب آگیا اور اس ضلع کے کئی بلاک سیلاب کی زد میں آگئے۔ حالانکہ ماضی میں کبھی بھی ان علاقوں میں سیلاب نہیں آیا۔

ضلع ہوڑہ میں چھوٹے بندوں میں شگاف پڑنے اور بڑے بندوں سے پانی چھوڑنے کی وجہ سے آمتہ، اودے نارائن پور اور باگنان علاقوں کے علاقے زیر آب ہوگئے۔ دریائے گنگا اور دیگر مقامی ندیوں میں پانی کی سطح کے یکایک بڑھ جانے سے ندیا ضلع کے کئی بلاک سیلاب کی زد میں آگئے۔ اضلاع بردوان، بیربھوم اور پرولیا میں بھی بہت سارے علاقے سیلاب کی زد میں آگئے۔

شمالی ہندوستان کی چند ریاستوں میں سیلاب آنے کی وجہ سے ضلع مرشدآباد میں بھاگیرتھی، گنگا، پدما اور بھیرب ندیوں میں ۲۸ ستمبر سے پانی بڑھنے لگا، اور اس ضلع کے بھگوان گولہ، لال گولہ، رگھوناتھ گنج اور کاندھی سب ڈویژنوں کے وسیع علاقے سیلاب کی زد میں آگئے۔ مالدہ ضلع میں بھی کلیہ چک ۱، ۲ اور ۳ بلاکوں، مانک چک، اور انگلش بازار کے نشیبی علاقوں میں سیلاب کا پانی گھس آیا۔ یہاں بڑے پیمانے پر امدادی کام کرنا پڑا۔

جنوبی اور شمالی بنگال کے ان ضلعوں میں، جو سیلاب کی زد میں آگئے تھے، بہت سے علاقے اب بھی زیر آب ہیں۔ اسی لئے ابھی تک نقصانات کا مکمل اندازہ لگانا ممکن نہ ہو سکا۔

سیلاب کے آتے ہی ریاستی حکومت نے سیلاب سے گھرے لوگوں کو محفوظ جگہوں پر منتقل کرنے کا کام شروع کر دیا تاہم رسل و رسائل کے تمام ذرائع کے انقطاع ہو جانے کی وجہ سے تمام سیلاب زدہ علاقوں میں پہنچنا ممکن نہ ہو سکا۔ بعض ندیوں میں پانی کی دھارا اتنی تیز تھی کہ فوجی کشتیاں بھی وہاں کام نہ کر سکیں۔ بعض علاقوں میں سیلاب زدگان ہفتوں گھرے رہے۔ تاہم ۴½ لاکھ سے زیادہ لوگوں کو محفوظ جگہوں پر منتقل کیا گیا اور انہیں ریلیف کیمپوں میں رکھا گیا۔ عوام کے تعاون اور فوجیوں اور ایئر فورس کے عملہ کی انتھک کوششوں کی وجہ سے لوگوں اور مویشیوں کو محفوظ مقامات پر منتقل کرنا ممکن ہو سکا اور سیلاب سے گھرے علاقوں میں امداد جلد از جلد پہنچائی جا سکی۔ کئی دنوں تک اضلاع مدناپور اور ہگلی میں اور ضلع ہوڑہ کے سیلاب زدہ علاقوں میں وسیع پیمانہ پر ہوائی جہاز سے سیلاب سے گھرے علاقوں میں خشک غذا کے پیکیٹ گرائے گئے۔

فوری طور پر سیلاب زدگان کے درمیان چوڑا، گڑ، روٹی، دودھ پاؤڈر، ملبوسات، ترپال وغیرہ تقسیم کئے گئے۔ متاثر علاقوں میں صفائی اور صحت عامہ کے بھی اقدامات کئے گئے۔ ان علاقوں میں ٹیوب ویلوں کو بٹھانے اور از سر نو بٹھانے اور پانی کو صاف رکھنے کے انتظامات بھی کئے گئے۔

کئی غیر سرکاری تنظیمیں جیسے بھارت سیوا شرم سنگھ، رام کرشن مشن، پیپلز ریلیف کمیٹی، سی اے آر ای، لیوتھرن ورلڈ سروس، مشنریز آف چیریٹی، انڈین ریڈ کراس وغیرہ سیلاب زدگان کو امداد پہنچانے کے سلسلے میں گرانقدر خدمات انجام دے رہی ہیں۔ ان میں سے چند تنظیمیں سیلاب زدگان کے درمیان پکا ہوا کھانا تقسیم کر رہی ہیں۔ ان تنظیموں کو حکومت چاول، دال اور دیگر چیزیں سپلائی کرتی ہیں۔

امدادی کام کا پہلا دور، جو اب بھی جاری ہے، سیلاب زدگان کو محفوظ مقامات پر منتقل کرنا، بے گھروں کے لئے کیمپ کھولنا، پکا ہوا کھانا، ملبوسات، دودھ پاؤڈر، بے استحقاقی امداد، مویشی کے لئے چارہ، طبی امداد کی تقسیم کرنا اور مرض کے وبائی شکل میں پھیلنے نہ دینے کے اقدامات پر مشتمل تھا۔ اہم کام آگے ہے اور وہ یہ ہے کہ سیلاب سے ہونے والے نقصانات کو پورا کیا جائے اور متاثر لوگوں کی بحالی اور متاثر علاقوں میں مرمت اور

بحالی کے اقدامات کئے جائیں۔

ریاستی حکومت کے متعلقہ شعبہ نے نقصانات کو پورا کرنے کے لئے جو تخمینہ لگایا تھا، اس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

شعبہ کا نام	سیلاب کے پہلے دور میں لگائے گئے تخمینہ جنھیں مرکزی معائنہ ٹیم کے سامنے ۳ ستمبر ۷۸ء کو پیش کیا گیا (کروڑ روپے میں)	سیلاب کے دوسرے دور لگائے گئے تخمینہ (کروڑ روپے میں)	کل
(۱) امداد و فلاح و بہبود۔ (+ ۲۹ ہزار میٹرک ٹن گیہوں)	۴.۹۵	۴۵.۰۵ + ۶۰۰۰۰ میٹرک ٹن گیہوں	۵۴.۰۰
(۲) زراعت و اجتماعی ترقیات۔	۱.۱۲	۸.۴۲	۹.۵۴
(۳) پنچایت۔	.۲۳	۲.۰۱	۲.۲۴
(۴) تعمیرات عامہ و تعمیرات عامہ (سڑک)	.۷۳	۹.۲۸	۱۰.۰۱
(۵) تعلیم عامہ	.۳۲	۳.۵۸	۳.۹۰
(۶) گھریلو اور چھوٹے پیمانہ کی صنعت	.۲۵	۲.۸۹	۳.۱۴
(۷) پرورش و علاج مویشیان۔	.۳۵	.۸۳	۱.۱۸
(۸) لوکل گورنمنٹ و شہری ترقیات۔	.۶۵	.۵۳	۱.۱۸
(۹) صحت عامہ و صحت عامہ انجینئرنگ۔	.۸۰	۲.۱۲	۲.۹۲
(۱۰) آبپاشی و آبی شاہراہ۔	۸.۷۹	۳.۶۰	۱۲.۳۹
(۱۱) مچھلی پالن۔	.۰۸	.۸۱	.۸۹
(۱۲) جنگلات۔		.۹۴	.۰۴
کل:-	۱۸.۲۷ اور ۲۹ ہزار میٹرک ٹن گیہوں	۸۳.۱۶ اور ۶ لاکھ میٹرک ٹن گیہوں	۱۰۱.۴۳ اور ۶.۳۵ لاکھ میٹرک ٹن گیہوں

سیلاب سے ہونے والے نقصانات کے تخمینہ کو، ساتھ ہی مرمت، تعمیر اور بحالی کیلئے فنڈ کی ضرورت کے اندازہ کو قطعی سمجھنا نہیں چاہیئے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اضلاع مدناپور، ہوڑہ، ہگلی، مرشدآباد، مالدہ اور ندیا کے بہت سے علاقے اب بھی (۲۲ ستمبر) زیر آب ہیں۔ اس لئے نقصانات کا مکمل طور پر اندازہ لگانا اور نقصانات کو پورا کرنے کے لئے فنڈ کا تخمینہ لگانے میں وقت

گئے ہیں۔ مثال کے طور پر ضلع مرشد آباد میں تقریباً ۱۲۰۰ خاندانوں کی اور ضلع مالدہ میں ۱۰۰۰ خاندانوں کی رہائشی زمینیں اور زرعی زمینیں (معہ ریشم کی پیداوار کیلئے زمینیں) پدما ندی اور گنگا ندی کاٹ کر بہا لے گئیں۔ ان خاندانوں کو نئی جگہوں میں بحال کرنا ہوگا اور ان کے لئے زمینیں حاصل کرنی ہوں گی۔ ان تمام باتوں کا تخمینہ لگانا ہے۔

یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ شمالی بنگال کے پانچ ضلعوں میں تقریباً ۹٫۴۶ لاکھ ایکڑ زرعی زمینوں پر خریف دھان (امن) مسلسل خشک سالی کی وجہ سے بٹھایا نہیں جا سکا۔

ان تمام باتوں کے لئے یہ ضروری ہے کہ مرکزی جائزہ ٹیم ایک مہینہ بعد پھر یہاں آئے، اس وقت تک ریاستی حکومت سیلاب سے ہونے والے نقصانات، خشک سالی اور تعمیر نو اور بحالی کیلئے فنڈ کی ضرورت کی بابت تفصیلات پیش کر سکے گی۔

نیز یہاں اس بات کی وضاحت کر دینی ضروری ہے کہ مندرجہ ذیل گوشوارہ میں فنڈ کا جو تخمینہ لگایا گیا ہے ان میں سے ۶۰ کروڑ روپے بطور حسب معمول اور مختصر عرصہ کے زرعی قرض اور ۱۰ کروڑ روپے بطور تعمیر مکانات قرض، گرانٹ کے طور پر دینے ہوں گے۔ اس سال مغربی بنگال میں سیلاب نے اتنے وسیع پیمانہ پر تباہی و بربادی پھیلائی ہے کہ ریاستی حکومت اس قابل نہیں کہ وہ اپنے وسائل سے اس بوجھ کو برداشت کر سکے اس لئے پلان کے باہر سیلاب امداد، تعمیر نو اور بحالی کے اقدامات کیلئے ۱۰۱٫۴۳ کروڑ روپے اور سیلاب زدگان کو کم از کم آئندہ فصل کی کٹائی تک امداد بہم پہنچانے کیلئے ۱٫۲۵ لاکھ میٹرک ٹن اناج مرکزی حکومت ریاستی حکومت کو بطور خصوصی امداد دینی چاہئے۔

گوشوارہ میں سیلاب سے ہونے والے نقصانات کی تفصیل ۱۹ ستمبر ۷۸ء تک متعلقہ ضلعوں کے ضلع مجسٹریٹوں کی فراہم کردہ اطلاعات پر مبنی ہے۔

ضلع	سیلاب سے متاثر علاقے (مربع میل میں)	متاثر لوگوں کی تعداد لاکھ میں	متاثر بلاکوں کی تعداد	جانی نقصان انسان	جانی نقصانات مویشی	مکانات نقصان پہنچا یا منہدم ہوئے	زرعی زمینوں کو نقصان (لاکھ ایکڑ میں)	فصل کا نقصان کروڑ روپے میں	عوامی اداروں کو نقصان کروڑ روپے میں
(۱) مدناپور	۱۴۲۰	۳۳	۲۹	۴۳	۱۲۲۵۰	۲۲۲۹۵۹	۲٫۴۶	۲۹٫۵۳	۱۴٫۸۷
(۲) ہگلی	۳۲۱	۶	۵	۵	۳۰۰۰	۹۰۰۰۰	٫۷۷	۷٫۲۱	۲٫۷۸
(۳) بانکوڑا	۲۵۶	۱٫۵۶	۱۶	۱۷	۲۲۰۲	۱۲۳۲۵	٫۲۳	٫۹۲	۲٫۹۵
(۴) ہوڑہ	۹۰	۱٫۵۰	۴	۲۳	۳	۱۲۰۰۰	٫۲۳	۲٫۵۰	۱٫۰۰
(۵) ندیا	۱۶۶	۱٫۵۷	۱۲	۱	۷	۸۰۰۰	٫۳۰	۱٫۴۴	٫۰۱
(۶) بردوان	۹۳	۱٫۱۹	۱۵	۳	۱	۱۹۳۰	٫۱۷	۱٫۲۷	٫۰۳
(۷) مرشد آباد	۶۴۴	۸٫۵۴	۲۱	۳	۶	۵۵۹۵۹	۲٫۳۰	۱۰٫۹۲	۳٫۰۴
(۸) مالدہ	۲۲۰	۲٫۵۰	۷	۱۱	۲۶	۱۴۴۱۱	٫۳۰	۱٫۳۶	۲٫۷۵
(۹) بیربھوم	۳۰	٫۶۰	۸	-	-	۲۲۶۲	٫۱۰	٫۰۱	تخمینہ لگایا جا رہا ہے
(۱۰) پرولیا	۴	۱٫۱۰	۲	-	-	۱۵۰	٫۰۳	٫۰۲	٫۰۶
(۱۱) جلپائیگوڑی	۸	٫۱۲	۱	-	-	۲۰۰۰	-	-	-
	۳۶۲۹	۵۷٫۴۶	۱۲۰	۱۰۹	۱۷۶۲۳	۳۸۶۰۰۰	۸٫۳۰	۵۵٫۱۸	۳۰٫۴۸

میزان II :- ۱۹ ستمبر ۶۸ء تک نقصانات کا تخمینہ روپے میں

		کروڑ روپے میں
(۱) فصل —	—	۵۵٫۱۸
(۲) عوامی ادارے —	—	۳۰٫۴۸
(۳) پرائیویٹ مکانات :-		
(الف) مکمل طور پر برباد ہو گئے		
۲٫۴۵ لاکھ مکانات		
۲ ہزار روپے فی مکان کے حساب سے	—	۴۹٫۰۰
(ب)		
شدید نقصان پہونچا۔		
۱٫۵۵ لاکھ مکانات		
ایک ہزار روپے فی مکان کے حساب سے	—	۱۵٫۵۰
(۴) مویشیوں کے نقصانات	—	٫۸۸
کل	—	۱۵۱٫۰۴ کروڑ روپے میں

بقیہ :- بے ایمان تاجروں کے خلاف

جیسی ضروری چیزوں کی قیمتیں بڑھا رہے ہیں۔ وہ ان کے خلاف محاذ بنا لیں۔

مسٹر داس گپتا نے کہا کہ اس بات کی خبریں مل رہی ہیں کہ بعض تاجر حالات سے ناجائز فائدہ اٹھانے کی کوشش کر رہے ہیں، آج جبکہ لاکھوں لوگ زندگی اور موت کے کشمکش میں مبتلا رہیں یہ بے ایمان تاجر حالات سے مزے اٹھانا چاہتے ہیں۔ عوام براہ کرم ہرگز اس کی اجازت نہ دیں۔

بقیہ صلا کا :- ضلع بانکوڑا میں برگہ داروں کے نام

کی کوشش کی لیکن عام طور پر یہ صورت حال درپیش نہیں ہوئی کیونکہ وہاں راج پور کے اسکواڈ لیڈر کی رپورٹ کے مطابق اسے کچھ جوتداروں کا بھی تعاون ملا۔ اسکواڈوں کو چار یا پانچ روز رات دن کھیتوں میں نیز پرائمری اسکول کی بوسیدہ عمارتوں میں رہنا پڑا۔ اس نئی ذمہ داریوں کو پورا کرنے میں اسکواڈ والوں کو اپنی معمول کی زندگی سے کٹ کر بہت زیادہ تکالیف اور پریشانیاں اٹھانا پڑیں۔ ان کی کارکردگی عام طور پر بہت زیادہ حوصلہ افزا رہی اور ان کی مساعی کے نتائج حد درجہ تسلی بخش رہے۔

این گھوشال
ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ بیربھوم

ضلع بانکوڑا میں برگہ داروں کے ناموں کے اندراج کی مہم

پہلے مرحلہ کی روئیداد

بورڈ آف ریونیو کی ہدایات کے مطابق، اڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ بیربھوم کے چیمبر میں ۲۶ رجولائی ۱۹۷۸ء کو ایک میٹنگ منعقد ہوئی جس میں برگہ داروں کے ناموں کے اندراج کی مہم چلانے کے طریقے اور ذرائع نیز امکانات پر غور کیا گیا کہ یہ مہم کن علاقوں میں پہلے شروع کی جائے۔ میٹنگ میں بندوبست افسر، چارج افسر، ڈویژنل افسران اور مقامی کسان تنظیموں کے نمائندوں نے شرکت کی۔ میٹنگ میں مہم کو چلانے سے متعلق کچھ اہم فیصلے کئے گئے۔

دستوں (اسکواڈ) کی تشکیل اور علاقوں کا انتخاب

اسکواڈ نمبر	بلاک کا نام	منسلک مواضعات کا نام
۱۔	ڈبراج پور ۔	چنڈولی، کروول، جھیتالیہ، رادھا مادھو پور، نرائن پور،
۲۔	الام بازار ۔	ببے دیو، کنیندولی، بیگر شیا، سوگر، جانار،
۳۔	کھرگرانول ۔	لڈو بیرپا، موئناول، کھوگرا، سول، نکوڑا اور قرب وجوار کے دیگر مواضعات
۴۔	بول پور ۔	سیہائی، پور، اسلام پور، بیکنٹھ پور، دواریکا ناتھ پور، ڈیلی پور، سجت پور،
۵۔	بیور شیور آ	رجھنڈ پور، روچیا ڈور، دیوان گنج، ملا، کھیدا مارا، بلیا، سرتنجو کے پور۔

ہر اسکواڈ (دستہ) سے منسلک مواضعات کا انتخاب جھنڈ (کلسٹر) کی بنیاد پر۔ اور ان میں برگہ داروں کی کثافت کو مدنظر رکھتے ہوئے کیا گیا۔

ہر اسکواڈ کے لئے مواضعات کا جو انتخاب کیا گیا اس میں اس امر کی کوشش رکھی گئی کہ اگر اسکواڈ کے لیڈران چاہیں تو برگہ داروں کی تعداد اور موصول شدہ یا موصول ہونے والی درخواستوں کو مدنظر رکھتے ہوئے ان میں ایک یا دو متصل مواضعات کا اضافہ کر سکتے ہیں۔

ہر اسکواڈ جونیئر سپروائزر ریونیو افسر، ۳ کے۔ جی۔ او، ۳ امینوں، ۴ چاکناہین اور ۲ امینوں پر مشتمل ہے، ہر اسکواڈ کی قیادت ایک ایک ایس۔ آر۔ او۔ II کے سپرد کی گئی۔ سوری اور رام پور ہاٹ کے چارج افسران نے بی۔ او اور امینوں کا انتخاب کیا۔

ماقبل مہم مرحلہ

سب ڈویژنل افسروں کو ابتداء سے ہی مہم کے کام میں شریک کیا گیا اور ان کو اسکواڈ کے پروگرام کا وسیع پرچار کرنے نیز ان کے لئے جگہ کا انتخاب کرنے کی ذمہ داری سپرد کی گئی۔ مقامی ضلع انفارمیشن اور پبلک ریلیشنز افسر کی خدمات ان کی گشتی پرچار گاڑیوں کے ساتھ حاصل کی گئیں۔ مہم شروع ہونے کافی پہلے اس کا پرچار۔ ڈی۔ آئی۔ اور او کی گشتی گاڑیوں نیز منتخب علاقوں میں ڈھول بجا کر منادی بلاک کی سطح کی اصلاحات اراضی، پنچایت، مشاورتی کمیٹیوں کے ممبروں اور مقامی اخبارات کے ذریعہ کیا گیا۔ اسکواڈ کے کام کرنے کے منتخب علاقوں میں برگہ داروں سے اپیل کی گئی کہ وہ اپنی درخواستیں ۱۹ اگست ۱۹۷۸ء تک حلقہ دفتر/بلاک آفس/جے۔ ایل۔ آر۔ او کے آفس میں داخل کر دیں۔ تاکہ مہم کے کام میں آسانی ہو۔ کچھ مقامات پر بی۔ ڈی۔ او کے ذریعہ تیار کردہ سائیکلو اسٹائل پرچے تقسیم

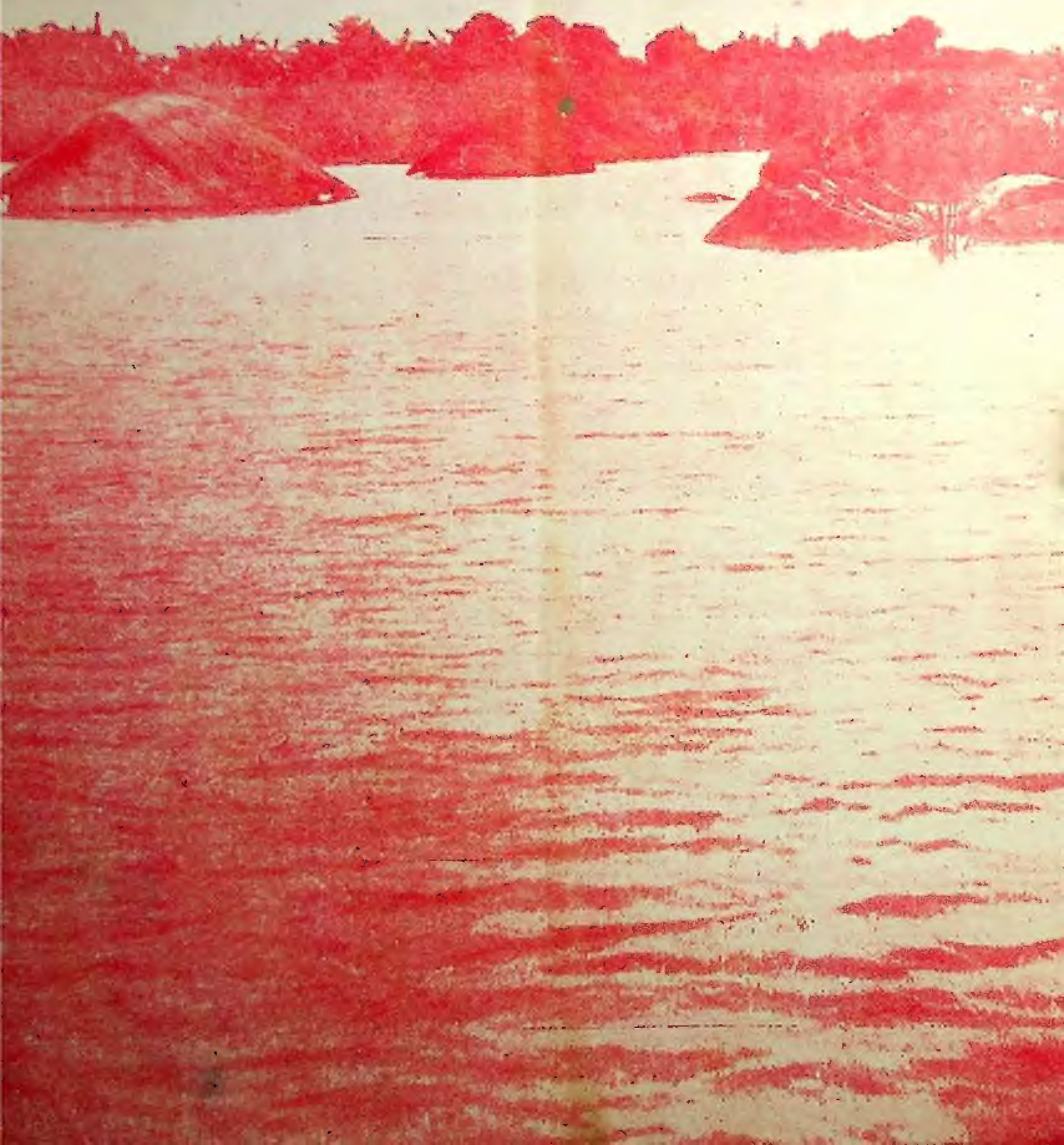
تقسیم کی گئیں۔ بول پور میں بی۔ ڈی۔ او نے درخواست کا فارم تیار کیا۔ ۱۰ اگست ۱۹۸۷ء سے کافی پہلے جبکہ مہم شروع ہوئی بی۔ ڈی۔ او نے اسکواڈ کے ممبروں کے اشتراک سے منتخب علاقوں کے کچھ مقامات پر شام کے جلسے منعقد کئے گئے جن میں اس مہم کے مقصد کی وضاحت کی گئی اور برگہ داروں کو اس امر کی تلقین کی گئی کہ وہ بے جھجک اور بلا کسی خوف کے اپنے ناموں کا اندراج کرائیں۔ بار بار یہ بات ان کے ذہن نشین کی گئی کہ حکومت مکمل طور پر برگہ داروں، جو سماج کے کمزور طبقہ سے تعلق رکھتے ہیں کی پشت پناہ ہے۔ مہم کے آغاز سے قبل کے کچھ جلسوں میں ایس۔ ڈی۔ او اور بندوبست انچارج افسروں نے شرکت کی اور تقریریں کیں۔

پولس کے تعاون سے درخواست کی گئی کہ وہ ضرورت پڑنے پر اسکواڈوں کا تحفظ کریں۔ تاکہ وہ اپنے فرائض بغیر کسی رکاوٹ کے انجام دے سکیں۔

۲۳ اگست ۱۹۸۷ء کو ایک میٹنگ منعقد ہوئی جس میں ۴۸ افراد بشمول کے جی۔ او، جے ایل۔ آر۔ او، سب ڈویژنل افسران، بندوبست افسر انچارج افسران، ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے شرکت کی۔ میٹنگ میں اسکواڈوں کو ان کے طریقۂ کار کے بارے میں تفصیل سے بتایا گیا۔ یہ امر ان پر واضح کیا گیا کہ حکومت کی پالیسی، مکمل طور پر برگہ داروں کے مفاد کا تحفظ کرنا ہے لہٰذا تمام متعلقہ افراد کو حکومت کی پالیسی کو عملی جامہ پہنانے میں پورے خلوص اور لگن کے ساتھ کام کرنا چاہیئے۔ نظم و نسق کے ذمہ داروں کے پاس برگہ داروں کے ناموں کے اندراج کی تکمیل کے لئے بہت زیادہ وقت نہیں ہے اس لئے اس کام کو حتی الامکان جلد از جلد پورا کرنا ہے۔ اگرچہ موجودہ مہم ۱۰ اگست ۱۹۸۷ء سے چار دنوں میں ختم ہو جائے گی لیکن یہ ایک طویل عمل کا محض ایک آغاز ہے۔ پورے ضلع کو مناسب عرصہ میں ایسے اسکواڈوں کے دائرہ عمل میں لے آیا جائے گا اور پہلے مرحلے میں حاصل شدہ تجربات، آئندہ عمل کے لئے نشان راہ ثابت ہوں گے۔ موجودہ مہم کا مقصد متعلقہ افسران کو برگہ داروں کے روبرو لانا ہے تاکہ ان کا فطری خوف دور اس دور ہو جائے اور وہ یہ امر ذہن نشین کر لیں کہ حکومت ان کے ساتھ ہے۔ اس مہم کا مقصد یہ نہیں ہے کہ صرف برگہ دار ریونیو افسروں کے پاس جائیں بلکہ ریونیو افسروں کے لئے بھی یہ ضروری ہے کہ وہ برگہ داروں کے پاس جائیں اور ان پر زور دیں کہ وہ اپنے ناموں کا اندراج کرائیں۔ یہ دو طرفہ عمل کا آغاز ہے۔ اسکواڈوں کے لیڈروں کو یہ مشورہ دیا گیا کہ وہ اپنے کام کے دنوں یعنی ۱۹ اگست سے ۲۳ اگست ۱۹۸۷ء کے لئے طریقۂ عمل مرتب کریں۔ اگرچہ میعاد کی حد پہلے سے مقرر کر دی گئی ہے تاہم ان سے کہا گیا ہے کہ اگر وہ یہ دیکھیں کہ میعاد کے اندر تمام درخواستیں فیصل نہیں ہو سکتیں اور قطعی فہرست تیار نہیں کی جا سکتی، تو میعاد میں توسیع ہو سکتی ہے۔ تاکہ کوئی کام باقی نہ رہ جائے۔ شام کے جلسوں اور درخواستوں کو اکٹھا کرنے کے ضمن میں مقامی کسان تنظیموں کے تعاون کو حاصل کرنے کی ضرورت پر زور دیا گیا۔ ہر فرد کو صاف طور پر بتا دیا گیا کہ شام کے اجتماع میں برگہ داروں کے ناموں کے اندراج کی اہمیت پر زور دیا جائے اور اس کی افادیت کے پہلوؤں کو اجاگر کیا جائے۔ ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ بندوبست افسر، سب ڈویژنل افسروں اور چارج افسروں کو ہدایت کی گئی کہ وہ ان منتخب علاقوں میں جہاں یہ مہم زیر عمل ہو، برابر دورہ کریں اور اسکواڈوں کو جو دقتیں درپیش ہوں ان کو دور کرنے میں مدد کریں۔

طریقۂ عمل

ماقبل عمل کے مرحلہ پر چار کی بھرپور مہم کے نتیجے میں بیشتر درخواستیں اسکواڈوں کو شام کے جلسوں کے وقت مل گئیں ۱۹ اگست کو پانچ اسکواڈوں کے بیشتر کوارٹر پر بڑے پیمانے پر شام کے جلسے ہوئے۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ، سب ڈویژنل افسروں اور چارج افسروں نے دن رات دورہ کر کے اسکواڈوں کے ہیڈ کوارٹروں کا احاطہ کیا۔ ان جلسوں میں مہم کی ضرورت اور مقصد کو تفصیل سے بیان کیا گیا بول پور اسکواڈ نے ۱۸ اگست کو سیان میں



MAGHREBI BANGAL
1st. OCTOBER 1978

Regd. No. WB/CC-52
Vol 26 No 19
PRICE - 12 Paise

سیلاب زدگان کی دل کھول کر مدد کیجئے

مغربی بنگال کے پانچ ضلعوں میں سیلاب نے ایسی زبردست تباہ کاری پھیلائی ہے
جس کی مثال نہیں ملتی۔ ہزاروں افراد شدید مصائب اور پریشانیوں سے دوچار ہیں۔ جدید
زمانہ کا یہ ایک عظیم المیہ ہے۔ لوگوں کے مصائب انتہائی اندوہناک ہیں۔ سیلاب سے
زبردست مالی نقصان بھی پہونچا ہے۔ ریاستی حکومت سیلاب زدگان کی امداد کیلئے
حتی الامکان بھرپور اقدامات کر رہی ہے اور کرتی رہے گی۔

ہم نے مرکزی حکومت سے بھی اپیل کی ہے کہ وہ ہماری مدد کرے۔ لیکن اس
بحران پر قابو پانے کیلئے تمام لوگوں کی سرگرم مدد اور تعاون کی ضرورت ہے۔ امداد
کیلئے کثیر رقم اور وافر مقدار میں اناج، دوائیں، ترپال، ملبوسات اور دیگر
چیزوں کی ضرورت ہے۔

میں تمام لوگوں سے — چاہے وہ کسان ہوں، ورکروں کی تنظیموں،
اداروں، رضاکاروں، اساتذہ، طلبا اور نوجوانوں، تاجروں، فنکاروں اور
دیگر تمام لوگوں سے — پرزور اپیل کرتا ہوں کہ وہ امداد کے کام کیلئے آگے
بڑھیں۔ میں تمام لوگوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ سیلاب زدگان کی امداد کیلئے
دل کھول کر عطیات وامداد دیں۔

مجھے پورا یقین ہے کہ مغربی بنگال کے عوام اپنے بھائی بہنوں
کی اس مصیبت کی گھڑی میں پوری فراخدلی سے مدد کریں گے۔

جیوتی باسو
وزیر اعلیٰ، مغربی بنگال

Chief Editor S. K. Sen Gupta, Associate Md. Azam, Published by Information & Cultural Affairs Deptt. Govt. of West Bangal and printed by Achintya Kumar Ghosh at Nilima Art Press 65, Ben atola Street, Calcutta-5